قال اللہ تعالیٰ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر التسمیہ

حسبِ فرمائش

استاذ العلماء محسن اہلسنت حضرت علامہ صاحبزادہ **محمد عبد الظاہر** رضوی، پرنسپل جامعہ قادریہ حقانیہ رجسٹرڈ اٹک

مؤلف

حافظ ابو الطیب **رفاقت علی حقانی** ایم اے عربی و اسلامیات خطیب جامع مسجد اٹک صدر

ناشر: جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک

(ریحان غفار پریس اٹک شہر)

جواہر التسمیہ

جسمیں بسم اللہ کے فضائل و فوائد، و مسائل سے اور اعتراضات و جوابات کے علاوہ ازدواجی زندگی کے مسائل روزمرہ کی سنت دعائیں سے شامل ہیں۔
اس کتابچہ کا ہر مسلمان کے گھر ہونا ضروری ہے۔

حسب فرمائش

فخر اہلسنت صاحبزادہ محمد عبد الطاہر رضوی اٹک

مؤلف

مولانا حافظ رفاقت علی حقانی اٹک صدر

ناشر
جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک فون نمبر ۲۶۹۶

ایوب راقمہ

اِنتساب

اِس کتابچہ کو مخزنِ علم و حکمت منبع رشد و ہدائیت

غوثِ زماں پیر طریقت رہبر شریعت

حضرت پیر بادشاہ صاحب آستانہ عالیہ قادریہ

حضرت لالہ جی صاحب کی ذاتِ گرامی

کی طرف منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

حقانی عفی عنہٗ

نظرِ ثانی: حضرت علامہ اُستاذ العلماء عبد الباری شاہ منصوری صاحب شیخ الحدیث

صدر مدرس جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک شہر

عرضِ مؤلف

میدانِ تصنیف میں کوئی ایسا موضوع نہیں جس پر ہمارے متقدمین و متاخرین نے قلم نہ اٹھایا ہو۔

تحریر کے اِس شعبۂ مخصوص میں مجھ جیسے کمترین کا وارد ہونا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے لیکن اِس امر کا بھی اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ امتِ مسلمہ اپنے مذہب سے برگشتہ ہوتی جارہی ہے۔ فراغت کا میسّر نہ ہونا بھی ایک مسئلہ ہے لیکن معاشی طاقت کا معاملہ اِس ضمن میں زیادہ کارفرما ہے۔ چنانچہ میں نے ضروری سمجھا کہ تبلیغِ دین تصنیف و تالیف کے ذریعہ سے عوام تک فی سبیل اللہ پہنچاؤں۔ زیرِ نظر تالیف میری پہلی کاوش ہے۔ علاوہ ازیں چند دیگر کتب کی اشاعت وسائل کی عدم دستیابی کے سبب سے رکی ہوئی ہے۔ جو انشاء اللہ العزیز حسب معمول اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ رحمت اور آپ جیسے مخلص حضرات کے تعاون سے جلد ہی منظرِ عام پر آجائیں گی۔

کتابچہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ جیسے شائق حضرات کے پُرخلوص اصرار، میرے والدین اور محترم المقام اساتذہ کرام کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے۔ چند محترم اساتذہ جنکی اجازت و عنایت سے تصنیف و تبلیغ کا مقدس کام شروع کیا۔

○ صاحبزادہ محمد عبدالظاہر رضوی

○ شیخ الحدیث سید سلیمان شاہ جلالیہ

○ مولانا محمد غوث شاہ جلالیہ ○ مولانا عبدالباری شاہ منصوری

○ صاحبزادہ عبدالعادل قادری ○ مولانا محمد اسحٰق نعیمی (لندن)

○ مولانا محمد ارفاق رضوی ○ پروفیسر راجہ قمر الزمان

○ قاضی شبیر محمد قریشی ○ مولوی محمد اسحٰق

○ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر منصب دار ○ ماسٹر ہاشم خان بوبیالنوال

○ قاضی مسعود احمد ○ مولانا محمد رفاقت حسین ○ حاجی اعظم خان

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انکسارانہ دعا ہے کہ یہ سعی جمیل مقبول و منظور فرمائے۔ اور میرے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ (آمین)

بحرمۃ سید المرسلین والحمد للہ رب العلمین

بندہ ناچیز: حافظ رفاقت علی حقانی عفی عنہ۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ
۳۱۔ اگست ۱۹۹۳ء

جواہر التسمیہ ملنے کا پتہ

- حافظ عنائت الٰہی نقشبندی۔ سنجوال کینٹ (اٹک)
- الطاف حسین، صادق آپٹیکل سروس مین روڈ حضرو اٹک فون ۲۲۲۳
- قاری محمد رضا رضوی و قاری محمد شفا اعظمی جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ریلوے سٹیشن جنڈ ضلع اٹک
- حافظ رفاقت علی حقانی خطیب جامع مسجد صدر اٹک کینٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ ؕ
وَاٰلِہٖ وَ بَنِیْہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ

بسم اللہ کا ترجمہ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا (کنزالایمان) اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رح

حکمتیں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ بسم اللہ کے اوّل میں ب کیوں آئی؛ اسمیں چند حکمتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں

انسان نے عالم ارواح میں پیدا ہو کر سب سے پہلے لفظ بلٰی بولا تھا۔ یعنی رب تعالٰی نے فرمایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں سب نے عرض کیا بلٰی یعنی ہاں ہے۔ تو سب سے پہلے انسان کے منہ سے ب نکلی۔ رب تعالٰی نے اپنے کلام کو ب سے شروع کیا۔ تاکہ قرآن پاک پڑھتے ہی وہ عہد میثاق یاد آ جائے۔

خدا پاک کا نام بَر۔ بار۔ باری بھی ہے۔ اور یہ ب سے شروع ہوتے ہیں۔ تو گویا اسمیں رب تعالٰی کے سارے ناموں کی طرف اشارہ بھی ہو گیا۔

نحوی قاعدے کے مطابق (جیسا کہ شرح مائۃ عامل میں ہے) ب ملانے کے لیے آتی ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا بھی رب سے ملنا ہی چاہتا ہے اور الف بے تعلقی چاہتا ہے۔ اِسلئے وصل کی حالت میں گزر جاتا ہے تو یہ چونکہ ملنے کا وقت ہے تو اِسلئے ب سے ابتداء کی گئی۔

اسم جہاں بِسْمِ اللہ کہا گیا۔ باللہ نہ کہا گیا۔ جس کے معنی یہ

ہوئے کہ اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں ۔ کیونکہ ابھی بندے کی ابتدا کی حالت ہے ۔ اولاً نام تک پہنچ جائے بعد میں ذات تک پہنچے گا ۔

اِس میں اِس جانب اشارہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات سے برکت اور مدد حاصِل کی جاتی ہے ۔ اِس طرح اللہ کے نام یعنی لفظ اللہ سے بھی مدد اور برکت حاصل کیجا سکتی ہے ۔ حالانکہ لفظ اللہ رب نہیں یہ تو کچھ حروفوں کا مجموعہ ہے جب الف ، لام ، الف ، ہ سے مدد اور برکت لینا جائز ہے تو اللہ کے پیاروں سے بھی مدد لینا بدرجہ اولیٰ جائز ہے ۔ کیونکہ وُہ اِن حرفوں سے کم تو نہیں ۔

اعتراض! اعتراض کا حاصِل یہ ہے کہ جب اللہ کے نام سے تبرک اور اِستعانت حاصِل کرنا تھا ۔ تو براہِ راست لفظ با کو اللہ پر کیوں داخل نہ کیا ۔ درمیان میں لفظ اسم کا واسطہ کیوں ذکر کیا ؟ اِسکے تین جوابات ہیں ۔

جوابِ اوّل :۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات نہایت ہی عظیم الشان ہے ۔ لہٰذا براہِ راست اِستعانت اور تبرک حاصِل کرنا بغیر وسیلہ کے ناممکن اور مُشکل تھا ۔ اور جب لفظ اسم کو واسطہ بناکر استعانت کی تو ممکن ہوگیا ۔ اور کوئی مشکل نہ رہی ۔ اِسی وجہ سے با کو اسم پر داخل کیا ۔ اور لفظ اللہ پر داخل نہیں کیا ۔ نیز اِس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ سے

مدد اور برکت حاصل کرنے کیلئے اسم کو واسطہ بنایا گیا۔
اِسی طرح اگر بندہ قربِ خدا کیلئے اللہ کے محبوب بندوں کو واسطہ بنائے تو یہ جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے لفظ اسم سے کم تو نہیں ہیں۔

جواب دوم:۔ یہ ہے کہ با کی دو قسمیں ہیں ۱۔ ایک قسمیہ ۲۔ دوسرا تیمنیہ لہٰذا اِن دونوں میں فرق کرنے کیلئے لفظ اسم کو بڑھا دیا۔ اور فرق اِن دونوں میں یہ ہے کہ با قسمیہ صرف باری تعالیٰ کے اسماء پر داخل ہوتی ہے جیسے بِاللہِ اللہ کی قسم لہٰذا معلوم ہوگیا کہ یہاں با قسمیہ نہیں بلکہ تیمنیہ ہے۔

جواب سوم:۔ یہ ہے کہ آپ کا یہی تو کہنا ہے کہ اللہ کے نام سے اِستعانت طلب کرنا چاہیئے تو ہم کہتے ہیں کہ براہِ راست اللہ کے نام سے اِستعانت ہو گی۔ کیونکہ اسم مضاف ہے، اللہ تعالیٰ کو اور مقصود بالذات یہاں مضاف الیہ ہے۔ نہ کہ مضاف تو اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

اہم نکتہ

اہم نکتہ:۔ تفسیر کبیر میں آتا ہے کہ اللہ ربّ کی ذات میں دلالت کرنے میں حرفوں کا محتاج نہیں۔ الف کو گرادو تو لِلّٰہ رہ جاتا ہے۔ وہ بھی ذات کو بتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے
وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور اگر اس کا پہلا لام بھی گرا دو تو لَہٗ رہ جاتا ہے یہ بھی اُسی ذات کو بتا رہا ہے۔ لَهُ الْمُلْكُ اگر دوسرا لام بھی گرا دیں۔ تو فقط ھُو باقی رہتا ہے۔ وُہ بھی ذات کو بتا رہا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ جس طرح کہ اس کا نام حروف کا محتاج نہیں ایسے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف مُحَمَّدؐ بھی حروف کا محتاج نہیں۔ لفظ "مُحَمَّد" کا ہر حرف بھی با مقصد اور با معنیٰ ہے۔ مثلاً اگر شروع کا م ہٹا دیا جائے تو حمد رہ جاتا ہے۔ جسکا مفہوم تعریف و توصیف ہے اور اگر "ح" کو مزید کم کر دیا جائے تو مُمد رہ جاتا ہے۔ یعنی مدد کرنے والا، اور ابتدائی میم کو اگر حذف کر دیا جائے تو باقی مد رہ جاتا ہے۔ جسکا مفہوم ہے دراز اور بلندیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا لیا جائے تو حرف "د" رہ جاتا ہے۔ جسکا مفہوم ہے۔ دلالت کرنے والا یعنی اسم مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی واحدانیت پر دال ہے

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اِسْمَانِ بُنِيَا لِلْمُبَالِغَةِ

رحمٰن، رحیم دو اسم ہیں۔ جو مبالغے کے لیے مبنی ہیں۔ رحمٰن ماخوذ ہے۔ رحم سے اس طرح رحیم ماخوذ ہے رَحِمَ سے وَالرَّحْمٰنُ اَبْلَغُ مِنَ الرَّحِيْمِ اور رحمٰن میں بمقابلہ رحیم کے زیادہ مبالغہ ہے۔ کیونکہ الفاظ کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے تو اس طرح کہا جائے گا۔

یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا ۔ اسلیئے کہ دنیا کہ رحمت عام ہے ۔ مومن کافر دونوں کو شامل ہے اور رحیم کی آخرت کی طرف اضافت کرتے ہوئے کہا جائے گا۔

یَارحیم الاخرۃ واللہ یختص برحمتہ من الیشاء لِاَنَّہٗ یَخْتَصُّ لِمُؤْمِن

اسلیئے کہ آخرت میں رحمت صرف مومنوں کے لیے خاص ہے تو اِن صورتوں میں اِس طرح کہا جائے گا۔

یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَ الْاٰخِرَۃِ

تفسیر بیضاوی جلد اوّل صہ ۵

تفسیر بیضاوی کی عبارت سے معلوم ہُوا کہ رحمٰن اور رحیم میں فرق ہے ایک فرق یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض نعمتیں بلا واسطہ اور بعض کسی واسطے سے عطا فرمائیں۔ دیکھو! ہم کو جان ملی بغیر ماں باپ کے وسیلے سے مگر جسم اور جسم کی ضروریات ماں باپ اور دوسرے بندوں کے واسطے سے ملی ہیں۔ اسی طرح پانی، ہوا، دھوپ اور چاندنی وغیرہ بغیر کسی واسطے کے عطا فرمائی گئیں۔ لیکن غذا اور دوا، لباس وغیرہ بندوں کے واسطے سے عطا فرمایا۔ تو بلا واسطہ نعمتوں کے لحاظ سے اُس کو رحمٰن اور بالواسطہ کے لحاظ سے رحیم کہا جاتا ہے۔

مثال یُوں سمجھو! کہ اکثر جاندار چیزیں اپنے ماں باپ کے ذریعے سے پرورش پاتی ہیں۔ لیکن کوّے کا بچہ جب انڈے

سے نکلتا ہے تو اُس کی ماں اُس سے بالکل بے تعلق ہو جاتی ہے وہ گوشت کا لوتھڑا سا ہوتا ہے۔ اِس کے کھانے کیلئے اِس پر مچھر جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ اُن کو لقمہ بنا لیتا ہے۔ اِس طرح اُس کی پرورش ہوتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اُس کے جسم پر پَر آجاتے ہیں۔ تب ماں پالتی ہے۔ (رُوح البیان و تفسیر کبیر)

اعتراض:۔ رحمٰن اور رحیم بِسْمِ اللّٰہ میں بھی آتے ہیں اور سورۂ فاتحہ میں بھی آتے ہیں۔ یہ دو بار کیوں آئے ہیں؟

جواب:۔ بِسْمِ اللّٰہ میں اللہ تعالیٰ کی ذاتی رحمتوں کا ذکر ہے اور سورۂ فاتحہ میں حق تعالیٰ کی صفاتی رحمت کا ذکر ہے۔

بِسْمِ اللّٰہ کے نکات

پہلا نکتہ:۔ مشرکینِ مکہ اپنے ہر کام کو بتوں کے نام سے شروع کرتے تھے۔ چنانچہ کہا کرتے تھے۔ کہ بِسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی لہٰذا ضروری ہے کہ مومن مسلمان اپنے ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کرے تاکہ کفّار کی مخالفت ظاہر ہو۔ (ف) اِس سے معلوم ہُوا۔ کہ مسلمان کا ہر عمل کفّار کے مخالف ہونا چاہیئے۔ اُن سے محبت اور مشابہت بہت بُری چیز ہے۔

دوسرا نکتہ:۔ جس کام کی ابتداء اچھی ہو اسکی انتہا بھی اچھی ہوتی ہے بچّے کے پیدا ہوتے ہی اُس کے کان میں آذان کہی جاتی ہے تاکہ اُسکی

ابتداء اللہ کے نام پر ہو۔ اور اُسکی تمام زندگی بخیریت گزرے ہر دکاندار دکان کی پہلی بکری اُدھار نہیں کرتا۔ تاکہ بخیر و خوبی انجام کو پہنچے۔

تیسرا نکتہ:۔ سرکاری مال پر کوئی علامت لگا دی جاتی ہے۔ تاکہ چور اُس کو لیتے ہوئے خوف کرے۔ اور چرا نہ سکے کیونکہ سرکاری مال کی چوری ایک قسم کی بغاوت ہے۔ اسی طرح مسلمان کو چاہیئے۔ کہ اپنے ہر کام کے اوّل بِسْمِ اللّٰہ پڑھ دے۔ تاکہ یہ بِسْمِ اللّٰہ ربّ کعبہ کی نشاندہی بن جائے۔ اور شیطان چور اُس میں اپنا دخل نہ دے۔ اور حدیثِ پاک میں بھی آتا ہے کہ جس کام کے اوّل بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے۔ اس میں شیطان شریک ہو جاتا ہے۔ اور بِسْمِ اللّٰہ کے پڑھنے سے وہ کام شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔

ہر نیک کام کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کا حکم

سرکارِ دو جہاں سید الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَايُبْدَءُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ اَبْتَرُ:

ہر وہ کام جسکی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے تو وہ کام برکتوں سے خالی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے موجب

ہم سب مسلمانوں پر یہ لازم قرار پاتا ہے۔ کہ ہمیں اپنے ہر کام کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ زندگی کے تمام شعبوں میں نیک کام اور نیک مقاصد سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا باعثِ سعادت اور کامیابی کی کلید ہے۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:۔ جس کھانے کو تناول کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لی جاتی ہے۔ اُس کھانے میں شیطان لعین مداخلت نہیں کرتا۔ اگر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے تو شیطان اُس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔ جسکی وجہ سے کھانا بے برکت ہو جاتا ہے۔ اور انسان کھانے کے بعد بھی بھوک محسوس کرتا رہتا ہے۔ جس طرح کہ حدیثِ پاک میں آتا ہے حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ لَا یُذْکَرُ اسْمُہٗ،

بیشک شیطان اُس کھانے کو حلال جانتا ہے۔ اور کھانے میں شرکت کرتا ہے۔ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۶۳)

حضرت عمر بن سلمہؓ فرماتے ہیں کہ

قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰہِ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ:۔

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے

اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

کھانے کے دوران بسم اللہ پڑھنا: قارئینِ کرام! اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اُس کا علاج سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جب یاد آجائے تو بِسْمِ اللہ پڑھ لو، اِس سے کھانے کی برکت واپس آجاتی ہے۔

ارشادِ مصطفیٰ ؐ ہے۔

اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَنَسِیَ اَنْ یَّذْکُرَ اللّٰہَ عَلٰی طَعَامِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ:

جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے اور بِسْمِ اللہ پڑھنا بھول جائے تو کہے بِسْمِ اللہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ (مشکوٰۃ ص ۳۶۵)

ابو داؤد شریف میں ہے کہ شمعِ رسالت کا ایک پروانہ بسم اللہ پڑھنا بھول گیا۔ ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا۔ تو اُس کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اُس نے فوراً پڑھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ یہ دیکھ کر سرکارِ دو عالم ؐ نے تبسم فرمایا۔ اور فرمایا کہ اِس بندہ خدا کے ساتھ کھانے میں شیطان شریک تھا۔ پس جب اُس نے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی تو اُس نے جو کچھ کھایا تھا سب کی قے کر دی۔

اکھٹے مل کر کھانا تناول کرنا: ایک مرتبہ شمعِ رسالت کے پروانے بھی موجود تھے اور سیدا انبیاء بھی موجود تھے۔ نعت پڑھنے والے بھی تھے اور سُننے والی ہستی بھی موجود تھی۔ گُل بھی تھا اور گُل کی خوشبو بھی تھی۔ محبوب بھی تھا۔ اور محب بھی تھے۔ تو ایک عاشقِ رسول نے

عرض کی۔ کہ یارسول اللہؐ کیا وجہ ہے۔ کہ جب بھی میں کھانا کھاتا ہوں سیر نہیں ہوتا۔ تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ کہ

لَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ

شاید تم تنہا کھاتے ہو۔ عرض کی ہاں، یارسول اللہ تو حضورؐ نے فرمایا

اِجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰی يُبَارِكْ لَكُمْ فِيْهِ

اکھٹے مِل کر کھانا کھایا کرو۔ اور بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیا کرو تو تمہارے کھانے میں برکت ہو جائے گی۔ (کشف الغمۃ صـ ۲۵)

حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ فرماتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابۂ کرامؓ کے ہمراہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔

فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَكَلَهٗ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ سَمّٰى لَكَفَاكُمْ

اتنے میں ایک اعرابی آگیا۔ اور دو لقموں میں تمام کھانا کھا گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر یہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا تو یہ کھانا تم سب کیلئے کافی ہوتا۔ (ریاض الصالحین صـ ۳۰۸ ترمذی)

وضو کے آغاز میں بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اے ابوہریرہ جب تم وضو کرو۔ تو بِسْمِ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ لیا

کرو - جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا - اس وقت تک تمہارے فرشتے تمہارے لیے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے (طبرانی)

معلوم ہوا - کہ بسم اللہ پڑھنے سے نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں - نیز بسم اللہ پڑھنے سے انسان کا جسم بھی پاک ہو جاتا ہے - جیسا کہ حدیث پاک میں مرقوم ہے -

مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ إِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ

جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ شریف پڑھے بیشک وہ اپنے تمام جسم کو پاک کرتا ہے اور جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ پڑھے تو اعضائے وضو بھی پاک نہ ہوں گے -

جماع کیوقت بسم اللہ پڑھنا: ہر انسان کو اولاد کی خواہش ہوتی ہے - اور ساتھ یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ اولاد پیاری حسن و جمیل اور نیک ہو - حسین جمیل اور صالح اولاد حاصل کرنے کیلئے جب کوئی مسلمان اپنی بیوی سے مباشرت کرے تو چاہیئے کہ لباس اتارنے سے پہلے بسم اللہ پڑھے - اس سے شیطان مداخلت نہیں کرے گا -

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے فرمایا کہ جب تم اپنی عورت سے جماع کرو تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو - جبتک

تم غسل جنابت نہیں کرو گے۔ اُس وقت تک فرشتے تمہارے لیے
نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اور اِس جماع سے پیدا ہونے والی اولاد
جب تک زندہ رہے گی۔ اُس کے ہر سانس پر تمہارے لیے ایک
نیکی لکھی جائے گی پھر اُس اولاد کی اولاد ہو گی۔ تو ہر سانس پر
تمہارے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔
یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ اُسکی اولاد
اور اُنکی اولاد ختم نہ ہو جائے۔ (نزہتہ المجالس ص۲)

سواری کیوقت بسم اللہ پڑھنا: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ سے فرمایا کہ سواری کرتے وقت بسم اللہ
اور الحمدُ لِلّٰہ پڑھنے والے کو ہر قدم پر ایک نیکی کا ثواب عنایت
ہو گا۔ (نزہتہ المجالس ص۲)

بسم اللہ شریف کے فضائل

- بسم اللہ شریف قرآنِ پاک کی کنجی ہے۔ بلکہ ہر دینی اور دنیوی جائز
کام کی بھی کنجی ہے۔ کہ جو کام اِس کے بغیر کیا جائے ناقص رہتا ہے۔
- حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج پر تشریف
لے گئے اور جنت کی سیر فرمائی تو وہاں چار نہریں ملاحظہ فرمائیں۔
ایک پانی کی۔ دوسری دودھ کی۔ تیسری شراب کی۔ چوتھی شہد کی
تو جبرائیل آمین سے دریافت کیا۔ کہ یہ نہریں کہاں سے آرہی ہیں۔

حضرت جبرائیلؑ نے عرض کی کہ مجھے اسکی خبر نہیں دوسرے فرشتے نے عرض کی کہ اِن چاروں نہروں کا چشمہ میں دکھاتا ہوں۔ ایک جگہ لے گیا۔ وہاں ایک درخت تھا جس کے نیچے ایک عمارت بنی ہوئی تھی اور دروازے پر قفل پڑھا ہوا تھا۔ اور اُس کے نیچے سے یہ چاروں نہریں نکل رہی تھیں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! دروازہ کھولو۔ عرض کی اسکی چابی میرے پاس نہیں۔ بلکہ آپ کے پاس ہے۔ یعنی بِسمِ اللہ شریف۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بِسمِ اللہ پڑھ کر قفل کو ہاتھ لگایا تو دروازہ کھل گیا۔ اندر جا کر ملاحظہ فرمایا! کہ اِس عمارت میں چار ستون ہیں۔ اور ہر ستون پر بِسمِ اللہ لکھی ہوئی ہے۔ اور بِسمِ اللہ کے میم سے پانی جاری ہے۔ اور رحیم کی میم سے شہد جاری ہے تو اندر سے آواز آئی۔ اے میرے محبوبؐ آپ کی اُمت میں سے جو شخص بِسمِ اللہ پڑھے گا۔ وہ اِن چاروں نہروں کا مستحق ہوگا۔ (روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۰)

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اِن میں مُقفّل کیسے ہوگا۔

تو جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ سے بِسمِ اللہ کو نُور کے کاغذ پر لکھ کر معہ بیشمار فرشتوں کے حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایسی چیز ہے جو میں کسی اور پیغمبر پر لے کر نہیں اُترا۔ یہ ایسی متبرک چیز ہے۔ کہ اگر حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ پر نازل کی جاتی۔ تو اُنکی اُمت یہود نہ ہوتی اگر حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوتی تو اُنکی اُمت مسیح نہ ہوتی

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ بِسْمِ اللہ شریف کا درس پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے والدین کے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (مواہب لدینہ صے)

- حضرت آدم عؑ کے بیٹے قابیل نے خواہشاتِ نفسانی سے مغلوب ہو کر اپنے حقیقی بھائی ہابیل کو قتل کر دیا۔ تو اُس پر حضرت آدم عؑ بہت ناراض ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عؑ پر وحی نازل فرمائی کہ اے آدم زمین تمہارے قبضے میں دی گئی ہے۔ حضرت آدم عؑ نے زمین کو حکم دیا۔ کہ اے زمین تو قابیل کو ہڑپ کرے۔ زمین نے جب ہڑپ کرنا چاہا تو قابیل نے زمین کو بِسْمِ اللہ کا واسطہ دیکر کہا کہ مجھے ہلاک نہ کر۔ بِسْمِ اللہ کا واسطہ دینے پر اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ وُہ قابیل کو چھوڑ دے۔ لہٰذا زمین نے قابیل کو ہڑپ نہ کیا۔ (نزہتہ المجالس صنہ ۲)

- خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ بِسْمِ اللہ شریف پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال میں دس ہزار نیکیاں لکھتا ہے۔ اُسکی دس ہزار بُرائیاں مٹاتا ہے۔ اور دس ہزار درجے بلند کرتا ہے۔

- جو شخص ساری عمر میں ایک لاکھ بار بِسْمِ اللہ شریف مکمل پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ حرام کر دے گا اور جنت عطا کرے گا۔

- **حکایت:** حضرت بِشر حافی رحؒ جوانی کے عالم میں شراب بھی پیتے تھے اور فروخت بھی کرتے تھے۔ جیسا کہ مواہب لدینہ صے میں ہے کہ ایک

مرتبہ ایک راستے سے گزر رہے تھے کہ راستہ میں گندگی کے ڈھیر میں ایک کاغذ پڑا ہوا نظر آیا۔ جس پر بسم اللہ شریف لکھی تھی۔ دِل میں خیال آیا۔ کہ خدا تعالیٰ جوکہ تمام کائنات کا مُختارِ کُل ہے۔ اُس کا نام گندگی میں پڑا ہے، جُھک کر اُٹھا لیا۔ اور اُس کو صاف کیا۔ اور خوشبو سے مُعطّر کیا۔ اور ایک محفوظ بلند مقام پر رکھ دیا۔ رات کو محوِ خواب ہو گئے۔ دیکھا کہ ایک نُور کا ہالہ ہے جس میں سے آواز آرہی ہے کہ اے بشر حافی! تم نے اللہ تعالیٰ کے نام کو خوشبودار کیا۔ اِس عمل سے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر تمہیں سلام کہتے ہیں۔ خواب دیکھتے ہی آنکھ کُھل گئی۔ فوراً شراب کی تمام بھٹیاں گرا دیں۔ شراب کی تمام بوتلیں بہا دیں۔ سچّے دِل سے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو کر وُہ مقامِ بزرگی حاصل کیا۔ جو کہ بڑے بڑے عابدوں کو نصیب نہیں ہُوا تھا۔ (تذکرۃ الاولیاء)

حکایت:۔ حضرت عیسیٰؑ ایک قبر کے قریب سے گزرے۔ دیکھا کہ قبر والے میّت کو عذاب ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر چند قدم آگے تشریف لے گئے اور وہاں سے استنجاء کر کے واپس آئے۔ اب جو اُس قبر پر گزرے تو ملاحظہ فرمایا! کہ اُس قبر میں نُور ہی نُور ہے اور وہاں رحمتِ الٰہی کی بارش ہو رہی ہے۔ آپ بہت حیران ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔ کہ مجھے اِس کا بھید بتایا جائے۔ ارشاد ہوا۔ اے عیسیٰ یہ بندہ سخت گنہگار اور بدکار تھا۔ اِس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا۔ لیکن اِس نے اپنی بیوی حاملہ چھوڑی تھی۔

اِس کا لڑکا پیدا ہوا۔ اور آج اُس کو مکتب میں بھیجا گیا۔ اُستاد نے اُس کو بِسْمِ اللہ پڑھائی۔ مجھے حیاء آئی کہ میں زمین کے اندر اُس شخص کو عذاب دوں کہ جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔

حضراتِ گرامی :۔ غور کریں کہ ایک بچہ عیسیٰؑ کے زمانے کا بِسْمِ اللہ پڑھکر اپنے والدین کی بخشش کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ تو تمام نبیوں کے سردار کی اُمت کا بچہ بھی بِسْمِ اللہ پڑھکر اپنے والدین کیلئے بدرجہ اولی بخشش کا ذریعہ بن سکتا ہے تو جو طلباء

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت پیر عبد الصبور بادشاہ صاحب مدظلہ العالی اور اُستاذ العلماء و اُستاذی المکرم

محسنِ اہلسنت حضرت علامہ صاحبزادہ محمد عبد الظاہر رضوی کے زیرِ نگرانی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اُن کے والدین کا کیا مقام ہوگا۔ اگر آپ بھی دُنیا و آخرت میں کامیابی چاہتے ہیں۔ تو اپنی اولاد کو مرکزی دار العلوم **جامعہ قادریہ حقانیہ** (رجسٹرڈ) امین آباد اٹک شہر میں داخل کرا کر دُنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

مخالفین کا اعتراض :۔ منکرینِ علمِ غیبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ فضائلِ بِسْمِ اللہ میں گزرا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ سے دریافت کیا۔ کہ یہ نہریں کہاں سے آرہی ہیں۔ تو معلوم ہوا۔ کہ نہروں کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ تھا۔ اِس لیئے جبرائیل سے پوچھا۔

جواب :- اِس کا مختصر جواب یہ ہے کہ سوال ہمیشہ لاعلمی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ بلکہ کبھی حکمت کی بناء پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے سوال کیا۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَامُوْسٰى

اے موسیٰ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے۔ تو کیا جو رب تعالیٰ علام الغیوب ہے۔ اس کو بھی علم نہ تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے میں یہ حکمت ظاہر ہے کہ اگر آپؐ نہ پوچھتے تو ہمیں کیسے معلوم ہوتا کہ وہ نہریں کہاں سے آرہی ہیں۔ جب آپؐ نے پوچھا تو فرشتے نے وضاحت کردی۔ تو ہم کو معلوم ہوگیا۔

بِسمِ اللہ شریف کے فوائد

بِسمِ اللہ شریف کے بے شمار فائدے ہیں۔ کچھ حقائق ناچیز نے گزشتہ صفحہ فضائل بِسمِ اللہ میں تحریر کیے ہیں اور چند فوائد مزید تحریر کرتا ہوں۔

★ تفسیر کبیر میں ہے کہ بِسمِ اللہ شریف میں اُنیس حروف ہیں اور دوزخ پر عذاب کے فرشتے بھی اُنیس ہیں۔ پس اُمید ہے۔ اِس کے ایک ایک حرف کی برکت سے ایک ایک فرشتے کا عذاب دور ہو جائے۔

★ جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھے تو اسمیں شیطان شریک نہ ہوگا۔ اور اگر اس صُحبت سے حمل قائم ہو جائے تو اِس حمل کا بچہ اپنی زندگی میں جس قدر سانس لے گا اُسی قدر اُس کے باپ کے اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

★ جو شخص کسی جانور پر سوار ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لے۔ جب تک وُہ اِس پر سوار رہے گا۔ اُس کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی۔

★ جو بیمار بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر دوا پیے۔ اِنشاء اللّٰہ دوا فائدہ دے گی۔

★ تفسیر عزیزی جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۵ میں ہے کہ ایک ولی اللّٰہ نے مرتے وقت وصیّت کی تھی کہ میرے کفن میں بِسْمِ اللّٰہ لکھ کر رکھ دینا۔ لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ قیامت کے دِن میری دستاویز ہوگی۔ جس کے ذریعے سے مَیں رحمت الٰہی کی درخواست کروں گا۔

★ تفسیر عزیزی میں اسی جگہ ہے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پیش آئے تو وہ بارہ ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰہ اِس طرح پڑھے کہ ایک ہزار بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر دو رکعت نفل پڑھے پھر ہزار مرتبہ پڑھے پھر دو رکعت نماز نفل اِسی طرح پڑھتا جائے۔ اِسکے بعد دُعا مانگے تو اِنشاء اللّٰہ اس کی دُعا قبول ہوگی۔

★ جس شخص کو کوئی سخت مشکل درپیش ہو تو وہ یہ عبارت

ایک کاغذ پر لکھیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِيْلِ اِلَى الرَّبِّ الْجَلِيْلِ رَبِّ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔

پھر یہ کاغذ کسی بہتے ہوئے پاک پانی میں ڈال دے اور ڈال کر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُرْسَلِيْنَ اِقْضِ حَاجَتِىْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ۔

★ جو شخص پاخانہ جاتے وقت بسم اللہ پڑھے اُس کا سِتر جنّات نہ دیکھ سکیں گے۔

★ فرعون نے خدائی دعوے سے قبل ایک مکان بنایا تھا۔ اور اُس کے بیرون دروازے پر بسم اللہ لکھی تھی۔ جب خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور موسیٰؑ نے اُس کو اِسلام کی تبلیغ کی اور اُس نے قبول نہ کی تو موسیٰؑ نے اُس کے حق بد دُعا کی۔ وحی آئی۔ کہ اے موسیٰؑ یہ تو اِس قابل ہی ہے کہ ہلاک کر دیا جائے۔ لیکن اِس کے دروازے پر بسم اللہ لکھی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے وُہ عذاب سے بچا ہوا ہے۔ اِسی وجہ سے فرعون پر گھر میں عذاب نہ آیا۔ بلکہ وہاں سے نکال کر دریا میں ڈبو دیا گیا۔

سبحان اللہ جب ایک کافر کا گھر بسم اللہ کی وجہ سے عذاب سے بچ گیا۔ تو اگر کوئی مسلمان اس کو اپنے دل و زبان پر لکھ لے تو کیوں نہ عذابِ الٰہی سے محفوظ رہے۔

★ حضرت نوحؑ نے کشتی پر سوار ہوتے وقت پڑھا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

اسی وجہ سے بیڑا پار ہوا تو جو شخص کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو انشاء اللہ ڈوبنے سے بچے گا۔ جب آدھی بسم اللہ سے بیڑے پار لگتے ہیں تو پوری بسم اللہ میں کیا کیا برکتیں ہوں گی۔

★ حضرت سلیمانؑ نے بلقیس کو خط لکھا تھا۔ تو اُس میں لکھا تھا۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اسی کی برکت سے بلقیس اُن کے نکاح میں آئی اور اُن کا پورا ملک یمن حضرت سلیمانؑ کے قبضے میں آیا۔

★ بادشاہ ہرقل روم نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ میرے سر کو درد کی شکایت ہے۔ کچھ علاج کیجئے۔ آپ نے اس کے پاس ایک ٹوپی بھیج دی۔ جب بادشاہ وہ ٹوپی سر پر رکھتا تھا تو فوراً درد ختم ہو جاتا اور جب اُتار

دیتا تھا تو درد شروع ہوجاتا تھا۔ اُس کو سخت تعجب ہُوا۔ اُس نے ٹوپی کو کھلوایا۔ دیکھا تو اُس میں ایک کاغذ لکھا ہُوا تھا۔

★ حضرت خالد بن ولیدؓ کے پاس کوئی شخص زہر لایا۔ اور کہا کہ اگر آپ اس زہر کو پی کر صحیح سلامت رہیں تو ہم جان لیں گے کہ اسلام سچّا ہے۔ آپؓ نے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر زہر پی لی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ اثر نہ ہُوا۔ وُہ شخص یہ دیکھ کر اِسلام لے آیا۔ (تفسیر نعیمی صــ۴۳)

قارئینِ گرامی: غور کریں کہ سورۃ توبہ میں بِسْمِ اللّٰہ نہیں لکھی گئی۔ اِسی طرح ذبح کے وقت پوری بِسْمِ اللّٰہ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَر اِس میں کیا حکمت ہے حکمت یہ ہے کہ سورۃ توبہ میں اوّل سے آخر تک جہاد اور قتال کا ذکر ہے۔ اور یہ کافروں پر قہر ہے۔ اِسی طرح ذبح میں جانور کی جان لی جاتی ہے یہ بھی جبر و قہر کا وقت ہوتا ہے۔ اس وقت رحمت کا ذکر نہ کرو۔ سبحان اللّٰہ تو جو شخص پوری بِسْمِ اللّٰہ کا ورد کرے تو اِنشاء اللّٰہ خدا کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہ کے مسائل

بِسْمِ اللّٰہ شریف قرآن پاک کی پوری آیت ہے مگر کسی سورت کا جُز نہیں بلکہ سورتوں میں فاصلہ کرنے کیلئے اُتاری گئی ہے۔ اِسلیئے نماز میں اِسکو آہستہ ہی پڑھتے ہیں۔ ہاں جو حافظ تراویح میں پورا قرآن پاک

ختم کرے۔ وہ ضرور کسی نہ کسی سورت کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہ زور سے پڑھے۔

مسئلہ:۔ سوا سورۃ توبہ کے باقی ہر سورت بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کرے۔ لیکن اگر کوئی شخص سورۃ توبہ سے ہی شروع کرے تو وہ تلاوت کیلئے بِسْمِ اللّٰہ پڑھے۔

مسئلہ:۔ ہر جائز کام بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کرنا مستحب ہے ناجائز کام پر بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا منع ہے۔ اگر کوئی شخص بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر شراب پیے۔ چوری کرے۔ غیبت کرے۔ جھوٹ بولے۔ تو کفر کا اندیشہ ہے۔ شامی شریف میں ہے کہ حُقّہ پیتے وقت اور بدبودار چیزیں (جیسے پیاز لہسن وغیرہ) کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ:۔ ننگے ہوکر پاخانہ میں پہنچے ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا منع ہے

مسئلہ:۔ نمازی نماز میں جب کوئی سورت پڑھے تو آہستہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ:۔ جو جائز کام بِسْمِ اللّٰہ کے بغیر شروع کیا جائے گا۔ اِس میں برکت نہ ہوگی۔

مسئلہ:۔ جب مُردہ کو قبر میں اُتارا جائے تو اُتارنے والے یہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مسئلہ:۔ جمعہ، وعیدیں، نکاح، واعظ وغیرہ کا خطبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے شروع کیا جائے یعنی بِسْمِ اللّٰہ آہستہ پڑھی جائے پھر جب قرآن پاک کی آیت آئے تو بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی جائے۔

مسئلہ: جانور کو ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا واجب ہے اگر جان بوجھ کر چھوڑ دیا تو جانور مردار ہوگا۔ اگر بھولے سے چھوٹ گئی تو جانور حلال ہے۔

مسئلہ: اگر شکاری کتا چھوڑتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لی جائے۔ اور کتے کی پکڑ سے جانور مر جائے تو وہ حلال ہے۔

مسئلہ: خط وغیرہ دنیاوی تحریروں کو بھی بِسْمِ اللّٰہ سے شروع کرنا سنّت ہے۔ آج کل بعض محتاط لوگ بِسْمِ اللّٰہ کے ۷۸۶ یعنی بِسْمِ اللّٰہ کے عدد لکھتے ہیں۔ نیچے ۹۲ محمّدؐ کے نام کے عدد کیونکہ آج کل خطوط ڈاک سے جاتے ہیں۔ جس سے بِسْمِ اللّٰہ وغیرہ کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اور جو خط حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اُس کو قاصد لے کر گیا تھا۔ مگر آج کل جو احتیاط کرتے ہیں کہ بے ادبی ہوگی۔ بہتر ہے غرضیکہ ادب اعلیٰ عبادت ہے۔ جتنا ہو سکے اچھا ہے۔ مخالفین اور احناف کا آپس میں ایک یہ بھی اختلاف ہے کہ وہ بے ادب ہیں۔ اور ہم سُنّی احناف با ادب ہیں۔ بلکہ مولوی اشرف علی تھانوی نے خود وہابی کا معنی لکھا ہے، بے ادب و با ایمان۔

(افاضات یومیہ جلد ۴ صفحہ ۱۷) بلا تبصرہ

مسئلہ: وضو کرتے وقت، سوتے وقت، مسجد میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا سُنّت ہے۔

مسئلہ: اگر پچاس آدمیوں کی جماعت کھانے پر بیٹھیں تو ہر شخص علیحدہ بِسْمِ اللّٰہ پڑھے۔ (ذوالمرّت شرح مشکوٰۃ صـ ۲۹)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ صرف بِسْمِ اللہ پڑھنا کافی ہے ۔ باقی الرَّحمٰنِ الرَّحِیْم کہہ لینا بھی بہتر ہے مگر صحیح یہ ہے کہ پوری بِسْمِ اللہ پڑھی جائے ۔ اور ہر کھانے پر ہر شخص پڑھے ۔ حتیٰ کہ حیض و نفاس والی عورتیں بھی پڑھیں (مرآۃ شرح مشکوٰۃ صفحہ ۲۸)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ

مسئلہ:- بِسْمِ اللہ ہر سورت کا جز نہیں اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ آئی وہاں بِسْمِ اللہ نہ آئی ۔

مسئلہ:- بِسْمِ اللہ نماز میں آہستہ پڑھی جائے ۔

مسئلہ:- شراب نوشی پر بِسْمِ اللہ پڑھنا کفر ہے ۔ (موقات)

زندگی کے شب و روز کی دعائیں

- اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ — دعا عبادت ہے (ابوداؤد)
- اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ — دعا عبادت کا مغز ہے ۔
- ہر کام شروع کرنے سے پہلے — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا (کنز الایمان)

وضو کی دعائیں

- وضو کرنے سے پہلے :- اَلْوُضُوْءُ بِسْمِ اللّٰہِ وَ اللہ تعالیٰ

کے نام سے میں وضو کا آغاز کرتا ہوں۔

- ہاتھ دھوتے وقت:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْیُمْنَ وَالْبَرَکَۃَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْھَلَاکَۃِ

اے اللہ میں تجھ سے بھلائی اور برکت مانگتا ہوں۔ اور بدبختی اور ہلاکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

- کلی کرتے وقت:۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

اے اللہ! میری مدد فرما قرآن حکیم کی تلاوت اور اپنی عبادت کی خوبی پر۔

- ناک میں پانی ڈالتے وقت:۔ اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔

اے اللہ! مجھے جنّت کی خوشبو سُنگھادے اور دوزخ کی بدبو نہ سُنگھا۔

- مُنہ دھوتے وقت:۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ

اے اللہ! میرا مُنہ روشن کرنا۔ جس دن کچھ چہرے روشن ہونگے اور کچھ سیاہ ہوں گے۔

- سر کا مسح کرتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ
اے اللہ! مجھے اُس دِن اپنے سایہ تلے جگہ دینا جس دِن تیرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔
- گردن کا مسح کرتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ
اے اللہ! میری گردن جہنم کی آگ سے آزاد کر دے۔
- پاؤں دھوتے وقت :۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ
اے اللہ! مجھے راستہ پر ثابت قدم رکھنا جس دِن قدم ڈگمگائیں گے۔
- وضو کے بعد کی دُعا :۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مَیں گواہی دیتا ہے کہ بیشک محمد ﷺ اُس کے برگزیدہ بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ (اسکے بعد یہ دُعا پڑھے)
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ
اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والا بنا دے اور پاکیزہ بندوں میں سے بنا دے۔ (مسلم)
- مسجد کو دیکھتے وقت :۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

- مسجد میں داخل ہوتے وقت :۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

- مسجد سے نکلتے وقت :۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

- گُلاب کا پھول سونگھنے کی دُعا :۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

- گھر سے نکلتے ہوئے :۔ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه

اللہ کے نام سے اللہ پر ہی میں نے بھروسہ کیا اللہ کی مدد کے بغیر کوئی چارہ گری اور قوت نہیں۔

- سفر پر روانہ ہونیکے وقت :۔ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُهٗ

میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوتی۔

- سواری پر سوار ہوتے وقت :۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

وہ پاک ذات بے عیوب ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارا فرمانبردار بنا دیا ہے ورنہ ہم اسے خود زیر نہ کرسکتے تھے اور ہمیں اپنے پروردگار کیطرف لوٹ کر جانا ہے۔

- سونے سے قبل کی دُعا :۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا
  اے اللہ! میں تیرے نام سے موت و حیات پاتا ہوں۔
- دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دُعا :۔ کثرت سے دُرود و سلام
- نیند سے بیدار ہوکر بستر سے اُٹھتے ہوئے :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔
  تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت جیسی نیند کے بعد بیداری کی نئی زندگی بخشی اور اُسی کی طرف آخرکار (اپنی قبور سے) اُٹھ کر جانا ہے۔
- بیت الخلاء جانے سے قبل دُعا :۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔
  اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیاطین سے اُن شیاطین سے جو مذکر ہیں اور اُن سے بھی جو مؤنث ہیں۔
- بیت الخلاء سے واپس آکر :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ
  اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ جس نے مجھ سے تکلیف دُور فرمائی اور مجھے عافیت بخشی
- کھانے سے پہلے :۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
  اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا۔
- کھانے کے دوران :۔ اگر کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ

اللہ کے نام سے، کہ اُس کا نام اُسکی ابتدا ہے اور اُسی کے نام پر حُسنِ خاتمہ ہے۔

• کھانے کے بعد:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

تمام تعریفیں اور شکر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے کہ جس نے ہمیں کھانے پینے کو دیا۔ اور ہمیں مسلمان بنایا۔

• میزبان کے حق میں دُعا :۔ اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔

اے اللہ! جس نے ہمیں کھلایا تُو اُسے کھانے کو دے اور جس نے ہمیں پینے کو دیا۔ تُو اُسے پینے کو عطا فرما۔

• پانی پینے کے بعد:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا

تمام تعریفیں اور شکر اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔ جس نے اپنی رحمت کے پانی کو میٹھا اور خوشگوار بنایا۔ اور ہماری خطاؤں کی پاداش میں کھاری اور نمکین نہیں کر دیا۔

• سلام بھیجنے والے کے جواب میں :۔ عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ

تم پر سلام اور اُس پر بھی سلام ہو۔

• مُصافحہ کرتے ہوئے۔ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ

اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے۔

• چھینک آنے پر :۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ تمام تعریفیں اور شکر اللہ کے لیے

- اِس کا جواب:۔ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ ۔ اللہ تم پر رحم فرمائے۔
- اچھی چیز دیکھ کر:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ، مَاشَاءَ اللّٰهُ
اللہ پاک ہے، جو کچھ اور جیسے اللہ چاہیئے۔
- جانی و مالی نقصان پر:۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
ہم سب اللہ کیلئے ہیں اور اُسکی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔
- ناگوار بات پر:۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
نہیں ہے کوئی مدد، اور کوئی قوّت، اللہ کی مدد اور قوّت کے سوا۔
- نئے کپڑے پہنتے ہوئے:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ۔
سب تعریفیں اللہ کے لیئے جس نے مجھے کپڑے پہنائے جن سے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں اور جو میری اس زندگی میں حُسن و جمال کا ذریعہ بھی ہیں۔
- آئینہ دیکھنے کی دُعا:۔ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ
اے اللہ! تُو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے تُو میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے۔
- نیا چاند دیکھنے کی دُعا:۔ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ
اے اللہ! یہ چاند ہم پر امن و امان اور سلامتی و اسلام والا بنا دے اور اُن کاموں کی توفیق کا ذریعہ بنا، جو تجھے محبوب اور پسند ہیں۔ (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

- روزہ رکھنے کی دُعا :- اَللّٰھُمَّ وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ

اے اللہ! میں رمضان شریف کے کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔

- افطار کرنے کی دُعا :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیرے رزق سے افطار کرتا ہوں۔

- شب قدر کی دُعا :- اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ۔

اے اللہ! بیشک تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف فرما دے، اے بخشنے والے۔

- دُولہا نکاح کرنیکے وقت یہ دُعا پڑھے :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی طبیعت کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس کی طبیعت کی برائی سے بھی۔

- جماع سے پہلے کی دُعا :- اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مِنِّیْ۔

اے اللہ! مجھے شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو مجھ سے دور رکھ۔

- جماع کرتے وقت اِن باتوں کا ضرور خیال رکھے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جماع کے وقت باتیں کرنے سے احتراز کیا جائے۔ کیونکہ اِس میں اولاد کے گونگے ہونے کا خطرہ ہے۔

سخت گرمی، یا سخت سردی، اور قضائے حاجت کے وقت جماع نہ کرے۔ کہ بواسیر کا خطرہ ہے۔

کھانا کھانے کے فوراً بعد جماع نہ کرے۔ اِس سے یرقان کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ سینگی کھچوانے اور دوائی پینے کے بعد جماع کرنے سے سِل کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ میانہ شب جماع کا بہترین وقت ہے۔
(کشف الغمہ)

اِس کے علاوہ عورت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے کہ بچے کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔
(فتاویٰ رضویہ)

- حصولِ اولاد کی دُعا:۔ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ
(سورۃ انبیاء)

اے میرے رب! تُو مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب سے بہتر وارث ہے (کنز الایمان)

- بچّہ کی پیدائش کے وقت دشواری کی دُعا:۔ یَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْهَا۔

اے نفس کے پیدا کرنے والے اور اے نفس سے نفس کو نکالنے والے ہیں۔ (عورت) کو آزاد کر دے۔

شیخ مرجانی رح فرماتے ہیں جب کوئی عورت دردِ زہ میں مبتلا ہو تو اس کو یہ دُعا لکھ کر دے۔

- فالج وغیرہ سے حفاظت کی دعا :- بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (ابن ماجہ)

یہ دعا بعد نمازِ فجر اور بعد نمازِ مغرب تین مرتبہ پڑھے۔

- مریض کے لیے دعا :- لَا بَاسَ طَھُوْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

کوئی فکر کی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو پاکیزگی اور سلامتی ہے۔

- پاؤں سن ہونیکے وقت کی دعا :- صلی اللّٰہ علی محمّد صلعم (مشکوٰۃ)

- ننانوے بیماریوں سے نجات پانے کی دعا :- لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ

کثرت سے پڑھے۔ جن میں سب سے چھوٹی بیماری فکر و غم ہے۔

- دانت کے درد کی دعا :- اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ مَا یَجِدُ وَفُحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّكَ الْمِسْكِیْنِ الْمُبَارَكِ عِنْدَكَ (بیہقی)

الٰہی اس کو اور اس کی تکلیف کو دور فرما دے اور اپنے نبی مسکین کی دعا سے جو تیرے نزدیک مبارک ہے۔

- سر کے درد کی دعا :- بِسْمِ اللّٰہِ الْكَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

اللہ کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کی ہر اُبھلنے والی رگ اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

- جنازہ دیکھنے کے وقت :- لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔

- قبرستان میں داخل ہوتے وقت :۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

اے قبروں والو! تم پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں بخشے تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

- فائدہ :۔ معلوم ہوا کہ قبروں والے زندہ ہیں تب ہی تو حضور صلعم نے سلام دینے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ سلام زندہ کو دیا جاتا ہے۔ اگر عام اہلِ قبور مسلمانوں کا یہ مقام ہے تو اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کا کیا مقام ہوگا۔ سُبْحَانَ اللّٰه

- میّت کو قبر میں اُتارتے وقت :۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ہم نے اللہ کے نام کے ساتھ رکھا اور رسول اللہ ص کے دین پر۔

- قبر پر مٹی ڈالتے وقت :۔ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

- حصولِ بارش کیلئے :۔ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا

اے اللہ! ہم پر نفع دینے والی بارش برسا۔

- ادائے قرض کی دُعا :۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (مشکوٰۃ)

اے اللہ! تو میری کفائیت فرما، اپنے حلال کے ذریعے حرام سے اَو

اپنے فضل سے دوسرے لوگوں سے بے نیاز کردے۔

- **تجارت میں برکت کیلئے دُعا :-** بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔

میں اللہ کے نام کی برکت سے اپنی جان اور اپنے اہل اور مال کی حفاظت چاہتا ہوں۔

- **مُرغ کی بانگ کے وقت دُعا :-** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

یاالہٰی میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ یاد رہے کہ مُرغ فرشتوں کو دیکھ کر بانگ دیتا ہے اُس وقت جائز دُعا قبول ہوگی۔ ہے۔ (حدیث کا مفہوم)

- **کُتّے یا گدھے کی آواز پر دُعا :-** تعوّذ پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ دونوں جانور شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتے ہیں۔ (حدیث)

غُصّہ آنے کے وقت بھی تعوّذ پڑھنا چاہیے۔

- **وعدہ اور ارادہ کے وقت :-** اِنْشَاءَ اللّٰہ۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔
- **شکریہ ادا کرتے وقت :-** جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اللہ تعالیٰ تمہیں بدلہ دے بہترین بدلہ کی صورت میں۔

- **شکریہ کا جواب** عَفَاکَ اللّٰہُ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کافی ہے۔
- **رُخصت کے وقت :-** فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ۔ خدا حافظ

قرآن مجید کے متعلق اہم معلومات

مدّت نزول	۲۲ سال ۵ ماہ
کلمات	۸۶۴۳۰
حروف	۳۲۳۷۶۰
سورتیں	۱۱۴
رکوع	۵۴۰
آیات	۶۶۶۶

حرکات اعراب

زبر	۵۳۲۲۳	زیر	۳۹۵۸۲
پیش	۸۸۰۴	مد	۱۷۷۱
شد	۱۲۷۴	نقطے	۱۰۵۶۸۴

تعداد حروف

ا	۴۸۸۷۲	ب	۱۱۴۲۸	ت	۱۱۹۹
ث	۱۲۷۶	ج	۳۲۷۳	ح	۹۷۳
خ	۲۴۱۶	د	۵۶۰۲	ذ	۴۶۷۷
ر	۱۱۷۹۳	ز	۱۵۹۰	س	۵۹۹۱
ش	۲۱۱۵	ص	۲۰۱۲	ض	۱۳۰۷
ط	۱۲۷۷	ظ	۸۴۲	ع	۹۲۲۰
غ	۲۲۰۸	ف	۸۴۹۹	ق	۶۸۱۳
ک	۹۵۰۰	ل	۳۴۳۲	م	۲۶۵۳۵
ن	۴۰۱۹۰	و	۲۵۵۳۶	ھ	۱۹۰۷۰
لا	۳۷۲۰	ی	۴۵۹۱۹		

(س) قرآن کے معنی کیا ہیں ؟
(ج) جو تلاوت کیا گیا ہو ۔
(س) لفظ قرآن بصورت نکرہ اور معرفہ قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیا ؟
(ج) اسّی بار نکرہ ، پچاس بار معرفہ ۔
(س) آیت کے لغوی معنی کیا ہیں ؟
(ج) نشان ۔
(س) پہلی اور آخری وحی کون سی ہے ؟
(ج) پہلی وحی ۔ اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ پ۳۰
آخری وحی ۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ پ۶
(س) کاتبانِ وحی کی تعداد کیا ہے ؟
(ج) چالیس ۔
(س) قرآن مجید کا موضوع کیا ہے ؟
(ج) اِنسان ۔
(س) قرآن مجید کی غرض و غایت کیا ہے ؟
(ج) اِنسان کو گمراہی سے بچانا اور ہدائیت و کامیابی سے ہمکنار کرنا ۔
(س) قرآن مجید میں مکّی و مَدنی سورتیں کتنی ہیں ؟
(ج) مکّی ۸۷ ۔ مَدنی ۲۷ ۔
(س) قرآن مجید میں عموماً مکی اور مَدنی سورتوں کا آغاز کن لفظوں سے ہوتا ہے ؟
(ج) مکی سورتوں کا آغاز ۔ یَاَیُّھَا النَّاسُ سے ، مَدنی کا ۔ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ سے
(س) قرآن مجید میں کتنے غزوات کا ذکر آیا ہے ۔ (ج) بارہ غزوات کا ۔

(س) قرآن مجید میں جہنم کے پہاڑ کا نام کیا ہے؟ (ج) صعود

(س) قرآن مجید میں حضور علیہ السلام کے کس صحابی کا نام آیا ہے؟

(ج) حضرت زید رض

(س) تفسیر قرآن کے متعلق سب سے زیادہ روایات کس صحابی نے بیان کیں؟

(ج) حضرت علی المرتضیٰ رض

(س) قرآن مجید میں سب سے چھوٹی آیت کون سی ہے؟

(ج) وَالضُّحٰی اور وَالْفَجْرِ ۔

(س) قرآن مجید کا دِل کس سورت کو کہا جاتا ہے؟

(ج) سورۃ یٰسین

(س) ترجمان القرآن کس صحابی کو کہا جاتا ہے؟

(ج) حضرت عبداللہ بن عباس رض کو۔

(س) قرآن مجید میں کس پتھر کا ذکر آیا ہے؟

(ج) مرجان ۔

(س) قرآن مجید کی ہر وہ سورت جسمیں جہاد کی اجازت یا اس کے احکام مذکور ہوں۔ مکی ہے یا مدنی؟

(ج) مدنی ۔

(س) قرآن مجید میں کتنے مقامات پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یَاَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر مخاطب کیا گیا؟

(ج) گیارہ مقامات پر۔

(س) حضور علیہ السلام کا نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن میں کتنی مرتبہ آیا؟

(ج) چار مرتبہ ۔

(س) روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نمازوں میں کون سی دو سورتیں پڑھا کرتے؟

(ج) سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ

نعت شریف

از اعلیحضرت الشاہ احمد رضا خان بریلویؒ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

اپنے مولا کا پیارا ہمارا نبی ● دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے ● پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا، اُن کا، تمہارا، ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیئے ● دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی!
سارے اونچوں میں اونچا سمجھئے جسے ● ہے اُس اُونچے سے اونچا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے ● بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی

حسب خواہش: راجہ محمد اسلام قادری صدر بزم حقانی جامعہ قادریہ حقانیہ اٹک

از اعلیحضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ

حسب فرمائش: مولانا ممتاز علی چشتی گولڑوی حال نوری مسجد محمد نگر اٹک کینٹ

اَج سِک متراں دی ودھیری اے
کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے ٭ اَج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

مُکھ چند بدر شعشانی اے!
متھے چمکے لاٹ نورانی اے!
کالی زُلف تے اَکھ مستانی اے ٭ مخمور اَکھیں ہِن مد بھریاں!

اُس صورت نوں مَیں جان آکھاں
جانان کہ جانِ جہان آکھاں
سچ آکھاں تے ربّ دی شان آکھاں ٭ جس شان توں شاناں سب بنڑیاں

اے صورت ہے بے صورت تھیں!
بے صورت ظاہر صورت تھیں!
بے رنگ دِسے اِس مورت تھیں ٭ وچ وحدت پُھٹیاں جد گھڑیاں

دیہا صورت شالا پیشِ نظر
رہے وقت نذع تے روزِ حشر
وچ قبر تے پُل تھیں جد ہوسی گزر ٭ سب کھوٹیاں تھیسن تد کھریاں

سُبحَانَ اللہ مَا اَجمَلَکَ!
مَا اَحسَنَکَ مَا اَکمَلَکَ
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا ٭ گستاخ اَکھیں کتھے جا اڑیاں

نعت شریف

جس وقت کروں گا میں دیدار مدینے کا

از مولانا محمد الیاس عطار قادری

آیا ہے بُلاوا پھر اِک بار مدینے کا!
پھر جاکے میں دیکھوں گا دربار مدینے کا
میں پھول کو چوموں گا اور دھول کو چوموں گا • جس وقت کرونگا میں دیدار مدینے کا
آنکھوں سے لگالوں گا اور دِل میں بَسالوں گا!
سینے میں اُتاردوں گا میں خار مدینے کا
سینے میں مدینہ ہو اور دِل میں مدینہ ہو! • آنکھوں میں بھی ہو نقشہ سرکار! مدینے کا
روتے ہیں جو دیوانے بیتاب ہیں مستانے!
ان سب کو دکھا دیجئے دربار مدینے کا!
روتا ہے جو راتوں کو اُمت کی محبت میں • وُہ شافع محشر ہے سردار مدینے کا
راتوں پہ جو روتا ہے اور خاک پہ سوتا ہے
غمخوار ہے، سادہ ہے مختار مدینے کا
ہے اینٹ کبھی پتھر یا ہاتھ کا تکیہ ہے • سوتا ہے چٹائی پر سردار مدینے کا
مقبول جہاں بھر میں ہو، دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربّ غفار مدینے کا
تقدیر چمک اُٹھے قسمت ہی تو کُھل جائے • بن جائے جو ادنیٰ سگ عطار مدینے کا

نعت شریف

از صائمؔ چشتی

تاجدارِ زماں مالکِ دو جہاں!
کب تیرے در پہ تیرا غلام آئے گا
کب میں دیکھوں گا گنبد کی ہریالیاں ٭ کب مدینے سے مجھ کو پیام آئیگا

سوچتا ہوں مدینے کو جب جاؤں گا!
کیسے آداب سارے بجالاؤں گا
روک لوں گا میں سجدوں سے کیسے جبیں ٭ جب وُہ کعبے سے بڑھ کر مقام آئیگا

مجھ کو معلوم ہے ہوگی اِتنی خوشی
ختم ہو جائے گی یہ میری زندگی
میری مفطر نگاہوں کے جب سامنے ٭ روضہ پاک خیر الانام آئے گا

عاشقو! ذکر اُن کا سناتے رہو
یادِ آقا میں روتے رُلاتے رہو
بس یہی کام ہے وُہ خدا کی قسم ٭ روزِ محشر تمہارے جو کام آئیگا

کس قدر ہو گی فرحت فزا وُہ گھڑی!
کس قدر ہو گی راحت نما وُہ گھڑی!
زائرینِ مدینہ کی فہرست میں! ٭ جب خطا کار صائمؔ کا نام آئیگا

حسبِ خواہش۔ حافظ منظور احمد قادری خطیب قدیمی مسجد اٹک صدر

نعت شریف

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی تازہ بہار • پڑھتے ہیں صَلّی اللہُ علیہ وسلّم آج درو دیوار

نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ!

بارہ ربیع الاوّل کو وُہ آیا دُرِّ یتیم • ماہِ نبوّت، مہرِ رسالت صاحبِ خُلقِ عظیم

نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ!

حامد محمود اور مُحمّد دو جگ کا سردار • جان سے پیارا، راج دُلارا رحمت کی سرکار

نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ!

یٰسٓ وطٰہٰ المکّی والا قرآن کی تفسیر • حاضر و ناظر، شاھد و قاسم آیا سراجِ منیر

نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ!

اوّل و آخر جب کچھ جانے دیکھے بعید و قریب • غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وُہ حبیب

نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ!

پیاری صورت ہنستا چہرہ مُنہ سے جھڑتے پھول • نُور کا پُتلا چاند سا ٹکڑا حق کا پیارا رسول

نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ!

کُفر و شرک کی کالی گھٹائیں ہوگئیں ساری دور • مشرق و مغرب دُنیا اندر ہوگیا نُور ہی نُور

نبی جی اَللہ اَللہ اَللہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ!

حسبِ فرمائش! ڈاکٹر محمد صادق ریلوے روڈ فقیر آباد اٹک

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرُ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ

لَا یُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقَّهٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر
(تفسیر عزیزی)

حضرت چلے معراج کو ● بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
اندھیرا سے چانن ہوا ● کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
اوصاف انکے سب بھلے ● حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
خود خدا نے یوں کہا ● صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دُعا ہے کہ اِس سعیٔ جمیل کو مقبول فرما کر ناچیز حقانی اور میرے والدین و اساتذہ نیز جن احباب نے اس کارِ خیر میں تعاون کیا ہے۔ اُن کیلئے بخشش کا ذریعہ بنائے۔

(آمین)

یہی ہے آرزو کہ تعلیم قرآن عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

مسلک اہلسنت کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ قادریہ حقانیہ (جھٹہڑ) اٹک کی خصوصیات

- ضلع اٹک میں سب سے قدیم درسگاہ مسلک اہلسنت کا آئین
- قرآن وسنت کی روشنی میں باطل نظریات کے خلاف برسرِ پیکار
- محنتی اور دیانتدار اساتذہ کرام کی سرپرستی میں درس نظامی بشمولیت ادیب عربی۔ عالم عربی۔ فاضل عربی۔ علوم جدیدہ میٹرک۔ ایف اے۔ بی اے، تنظیم المدارس کا ممتاز رکن
- حفظ و قرأت و ناظرہ تا دورۂ حدیث تک تعلیم کا اعلیٰ بندوبست
- جامعہ کے فارغ التحصیل علماء وحفاظ بیرون ممالک دینِ اسلام کی اشاعت وترویج کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔
- طلباء کی رہائش۔ مفت خورد ونوش۔ علاج معالجہ کا انتظام بطریق احسن موجود ہے۔
- سالانہ حساب کا آڈٹ کرایا جاتا ہے۔ سالانہ کئی لاکھ کے اخراجات صرف اللہ تعالیٰ کے توکل اور آپ حضرات کے تعاون سے پورے کیے جاتے ہیں۔
- یہ سب کچھ آپ جیسے مخلص مخیر حضرات کے تعاون کا آئینہ دار ہے۔

منجانب
انجمن قادریہ، جامعہ قادریہ حقانیہ۔ اٹک

خادم العلماء

بندہ ناچیز

حافظ رفاقت علی حقانی عفی عنہ

ایم اے عربی واسلامیات تنظیم المدارس لاہور، فاضل و مدرس جامعہ قادریہ حقانیہ رجسٹرڈ اٹک

؎ چوں فتاد از روزنِ دل آفتاب

ختم شد واللہ اعلم بالصواب (حدائق بخشش)

مولانا حافظ رفاقت علی حقانی کی تصانیف زیرِ کتابت

- جواہر التصوّف
- میلادِ مصطفےٰ کے فوائد
- جواہر الصّلوٰۃ
- دعا بعد از نماز جنازہ و حیلہ اسقاط
- اعلیحضرت علامہ احمد رضا خان رح الشاہ - کا علمی مقام
- اذان سے قبل و بعد درود و سلام
- پیدائش سے قبر تک
- مجموعۃ المسائل

ناشر: جامعہ قادریہ حقانیہ (رجسٹرڈ) اٹک فون 2696

ریحان غفار پریس اٹک شہر — ایوب راقم (خوشنویس اٹک صدر